بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ضلع ۴۴۹

جلد ۳۸ | ہفتہ ۲۲ شوال المکرم ۱۴۰۴ھ ہجری ۲۴ وفا ۱۳۶۳ ہش ۲۴ جولائی ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۶۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ وفا/جولائی۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"سر درد کی شکایت ہے تاہم عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین"

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو سنتا اور اُن کو قبولیت کا شرف بخشتا ہے

یہ اُس کا وعدہ ہے اور اُس کے وعدوں میں تخلف نہیں ہوتا:

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تاکہ قبولیتِ دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے

"یہ ایک سچا اور یقینی امر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور ان کو قبولیت کا شرف بخشتا ہے۔ مگر ہر راطب و یابس کو نہیں۔ کیونکہ جوشِ نفس کی وجہ سے انسان انجام اور مآل کو نہیں دیکھتا اور دعا کرتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ جو حقیقی بہی خواہ اور مآل بین ہے ان مضرتوں اور بدنتائج کو ملحوظ رکھ کر جو اس دعا کے تحت میں بصورت قبول داعی کو پہنچ سکتے ہیں اسے ردّ کر دیتا ہے اور یہ ردِّ دعا ہی اس کے لئے قبولِ دعا ہوتا ہے پس ایسی دعائیں جن میں انسان حوادث اور صدمات سے محفوظ رہتا ہے اللہ تعالیٰ قبول کر لیتا ہے مگر مضر دعاؤں کو بصورت ردّ قبول فرما لیتا ہے.....

مگر یہ بات بھی بحضورِ دل سن لینی چاہیئے کہ قبولِ دعا کے لئے بھی چند شرائط ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض تو دعا کرنے والے کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض دعا کرانے والے کے متعلق دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مدنظر رکھے اور اس کے غضب ذاتی سے ہر وقت ڈرتا رہے۔ اور صلح کاری اور خدا پرستی اپنا شعار بنا لے۔ تقویٰ اور راستبازی سے خدا تعالیٰ کو خوش کرے تو ایسی صورت میں دعا کے لئے باب استجابت کھولا جاتا ہے۔ اور اگر وہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے اور اس سے بگاڑ اور جنگ قائم کرتا ہے تو اس کی شرارتیں اور غلط کاریاں دعا کی راہ میں ایک سدّ اور چٹان ہو جاتی ہیں اور استجابت کا دروازہ اس کے لئے بند ہو جاتا ہے۔ پس ہمارے دوستوں کے لئے لازم ہے کہ وہ ہماری دعاؤں کو ضائع ہونے سے بچا دیں اور ان کی راہ میں کوئی روک نہ ڈال دیں جو ان کی ناشائستہ حرکات سے پیدا ہو سکتی ہیں۔

ان کو چاہیئے کہ وہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت ہیں لیکن اگر طالب صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ۔ گویا اللہ تعالیٰ (باقی صفحہ ۸ پر)

شریعت کورٹ کی کارروائی

اتوار کے روز ڈاکٹر قاضی مجیب الرحمٰن عدالت سے خطاب کریں گے

- لاہور ۱۹ جولائی۔ وفاقی شریعت کورٹ کیمپ آفس لاہور کے رجسٹرار نے آج کارروائی کے بارے میں جو پریس ریلیز جاری کی ہے اس میں بتایا گیا ہے۔

وفاقی شرعی کورٹ کے ایک فل بنچ نے جو مسٹر جسٹس آفتاب حسین چیف جسٹس، مسٹر جسٹس فخر عالم، مسٹر جسٹس چوہدری محمد صدیق، مسٹر جسٹس مولانا ملک غلام علی اور مسٹر جسٹس مولانا عبد القدوس قاسمی پر مشتمل ہے، آج بھی شریعت پٹیشن نمبر ۱۴/۸۴ کے بارے میں درخواست گزار کے دلائل کی سماعت کی۔

مسٹر مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ نے (جو درخواست کنندگان میں سے ایک ہیں) آج صبح ۹ بجے سے گیارہ بجے تک اور پھر ۱۱½ بجے سے ڈیڑھ بجے تک اپنے دلائل جاری رکھے۔ وہ جماعت احمدیہ کے بارے میں صدارتی آرڈیننس کو اس بنیاد پر چیلنج کر رہے تھے کہ یہ قرآن و سنت کے منافی ہے۔ اس لئے اسے منسوخ کیا جائے۔

مختلف مکاتیب فکر کے بڑے بڑے علماء اور نمایاں وکلاء کی ایک بڑی تعداد بھی سماعت کے دوران کمرۂ عدالت میں موجود تھی۔

اب سماعت ۲۲ جولائی کو ہوگی جبکہ قاضی مجیب الرحمٰن صاحب صدر اسلامک شریعہ پشاور یونیورسٹی جن کو عدالت کی طرف سے طلب کیا گیا ہے، عدالت سے خطاب کریں گے۔

- خاکسار کی باہیں آنکھ کی تکلیف بہت زیادہ ہو گئی ہے اس وقت خاکسار گنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ شاید آنکھ کا آپریشن کیا جائے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو اس تکلیف سے بکلی نجات عطا فرما کر اپنے رحم اور فضل کے ساتھ صحت و تندرستی سے نوازے اور تا دم آخر خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین (ابو دقیر) بشارت الرحمٰن ایم اے

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۲ شوال ۱۴۰۴ھ
۲۱ وفا ۱۳۶۳ ہش

دردناک دعاؤں کے نتیجہ میں ظاہر ہونیوالا عظیم معجزہ

انبیاء علیہم السلام، اولیائے کرام اور دیگر اہل اللہ کا علیٰ قدر مراتب سب سے بڑا معجزہ یا کرامت ان کی پہاڑوں سے بھی مضبوط استقامت ہوتی تھی۔

چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ گواہی ریکارڈ کی ہے کہ جب یہ گروہ مقدسین اپنے اپنے زمانہ میں خدائی حکم کی تعمیل میں اصلاح خلق کے مفوضہ کام کا آغاز کرتا تو ایک جہان ان کی مخالفت میں اٹھ کھڑا ہوتا اور پھر سب لوگ مجتمع ہو کر مخالفت کو اس کی انتہاء تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے۔ کسی سمت سے یہ غلغلہ بلند ہوتا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ (الانبیاء آیت ۶۹) یعنی اگر تم نے کچھ کرنا ہی ہے تو اس مدعی مامورین کو آگ میں جھونک کر راکھ کر دو اور اس طرح اپنے معبودوں کے لئے غیرت کا مظاہرہ کرو۔ بعض مخالفین غضب ناک ہو کر یہ دھمکی دیتے کہ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ (یٰسٓ آیت ۱۹) یعنی اگر تم اپنی باتوں سے رکو گے نہیں تو ہم تم کو سنگسار کر دیں گے اور تم کو ہماری طرف سے دردناک عذاب کا مزا چکھنا پڑے گا اور کبھی ان میں سے بعض کو یہ کہہ کر دھمکایا اور خوف دلایا جاتا لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا (ابراہیم آیت ۱۴) اگر تم اپنی باتوں سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں ضرور اپنے ملک سے نکال دیں گے یا تم مجبور ہو کر ہمارے مذہب میں واپس آجاؤ گے۔

ان سب مظالم اور دھمکیوں کا اس گروہ مقدسین کی طرف سے ایک ہی جواب ہوتا تھا اور وہ یہ کہ جو تمہارے بس میں ہے کر گزرو ہم صبر ہی کریں گے اور کرتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ نافذ کر دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے اس جواب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝

(ابراہیم آیت ۱۳)

یعنی یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم اللہ پر توکل نہ کریں حالانکہ اس نے ہدایت کے راستے ہمیں دکھائے ہیں اور جو اذیتیں تم ہمیں دے رہے ہو یا مزید دینا چاہتے ہو ان پر ہم یقیناً صبر کرتے چلے جائیں گے اور توکل کرنے والوں کو اللہ پر ہی توکل کرنا چاہیئے

صبر و استقامت کا ایسا شاندار نمونہ اپنی ذات میں خود ایک عظیم الشان معجزہ سے کسی طرح کم نہ ہوتا تھا بلکہ سب معجزوں سے بڑھ کر معجزہ ان کی یہ استقامت ہی ہوتی تھی۔ ایسا عظیم الشان معجزہ دکھلانے میں ان کی ناقابل تسخیر قوت کا راز ان دعاؤں میں مضمر ہوتا تھا جو وہ خدائے قادر و توانا کے حضور کرتے تھے اور جنہیں قبول فرما کر اللہ تعالیٰ انہیں وہ حوصلہ وہ ہمت اور قوت عطا کرتا تھا کہ جس کے بل پر صبر و استقامت کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھانا ان کے لئے آسان ہو جاتا تھا یہاں تک کہ دنیا ان کی استقامت کو دیکھ کر ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہتی تھی۔ اپنے قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر خدا کے حضور ان کی دعا یہی ہوتی تھی:۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (البقرہ آیت ۲۵۱)

یعنی اے ہمارے رب ہم پر قوت برداشت نازل کر اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور کافروں کے خلاف ہماری مدد کر۔

بے پناہ اذیتوں اور ہولناک مصائب پر کمال درجہ صبر و استقامت کا سب سے عظیم معجزہ نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ظاہر ہوا کیونکہ انتہائی روح فرسا حالات میں صبر و استقامت کا جو نمونہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آنحضورؐ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دکھایا تاریخ عالم اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے آقا و مطاع حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ظاہر ہونے والے اس معجزہ کی عظمت و جلالت شان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"انبیاء علیہم السلام پر جو مصیبتیں آتی ہیں اگر ان کا عشر عشیر بھی ان کے غیر پر وارد ہو تو اس میں زندگی کی طاقت باقی نہ رہے۔ یہ لوگ جب دنیا میں بغرض اصلاح آتے ہیں ان کی کل دنیا دشمن ہو جاتی ہے۔ لاکھوں آدمی ان کے خون کے پیاسے ہوتے ہیں لیکن یہ خطرناک دشمن بھی ان کے اطمینان میں خلل انداز نہیں ہو سکتے۔ اگر کسی شخص کا ایک دشمن بھی ہو تو وہ کسی لمحہ بھی اس کے شر سے امن میں نہیں رہتا چہ جائیکہ ملک کا ملک ان کا دشمن ہو اور پھر یہ لوگ با امن زندگی بسر کریں اور ان تمام تلخیوں کو ٹھنڈے دل سے برداشت کر لیں۔ یہ برداشت ہی معجزہ و کرامت ہے۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی استقامت ان کے لاکھوں معجزوں سے بڑھ کر ایک معجزہ ہے۔ کل قوم کا ایک طرف ہونا، دولت، سلطنت، دنیوی وجاہت، حسنہ جمیلہ بیویاں وغیرہ سب کچھ کے لالچ قوم کا اس شرط پر دینا کہ وہ اعلائے کلمۃ اللہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے رک جاویں۔ لیکن اس سب کے مقابل جناب رسالت مآبؐ کا فرمانا کہ میں اگر اپنے نفس سے کرتا تو یہ سب باتیں قبول کرتا۔ میں تو حکم خدا کے ماتحت یہ سب کچھ کر رہا ہوں اور پھر دوسری طرف سب تکالیف کی برداشت کرنا یہ ایک فوق الطاقت معجزہ ہے۔ یہ سب طاقت اور برداشت اس دعا کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے جو مومن کو خدا تعالیٰ نے عطا کی ہے۔ ان لوگوں کی دردناک دعا بعض وقت قاتلوں کے سفاکانہ حملہ کو توڑ دیتی ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۶۰، ۶۱)

قطعات:۔

اُمید و بیم

دل سنگ بھی ہے، نرم مانند حریر بھی
آزاد بھی، ہوا و ہوس کا اسیر بھی
اُس کی رضا کی آس ہے، خفگی کا خوف ہے
نکتہ نواز بھی ہے، وہ ہے نکتہ گیر بھی

طولِ امل

طولِ امل سے بڑھ گئی تلخی حیات کی
دنیا کا فکر بڑھ کے ہے فکرِ معاد سے
آزاد کر ہجومِ تمنا سے دل کہ ہے
ترکِ مراد سہل حصولِ مراد سے

(عبدالمنان ناہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطمینانِ قلب کا ذریعہ

مکرم سید احمد علی شاہ صاحب، نائب ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

"اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝"

(الرعد: ۴)

یعنی جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے اطمینان پاتے ہوں۔ سنو اللہ کی یاد ہی سے دل اطمینان پاتے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:۔

"لوگ مال کماتے ہیں حکومتیں کرتے ہیں۔ ان کو اچھی اولاد ملتی ہے۔ اچھی بیویاں ہوتی ہیں، اچھے دوست ملتے ہیں۔ تجارت میں فائدہ اٹھاتے ہیں۔ زراعت میں نفع حاصل کرتے ہیں۔ علم میں کمال حاصل کرتے ہیں غرضیکہ ہر چیز میں ترقی کرتے ہیں مگر پھر بھی دل مطمئن نہیں ہوتا۔ ایک خواہش پوری ہوتی ہے تو دو اور تکلیف دہ خواہشات دل میں پیدا ہو جاتی ہیں اور ہر وقت دل میں یہ احساس رہتا ہے کہ گویا اصل چیز جس کی انہیں خواہش تھی انہیں ابھی نہیں ملی۔ جس طرح کہ ایک بچہ جس کی ماں جدا ہو گئی ہو کبھی کسی کی چھاتی سے لگتا ہے کبھی کسی کی چھاتی سے مگر چین کسی جگہ نہیں پاتا۔ کیونکہ اُسے وہ مقصود جس کی اسے خواہش تھی حاصل نہیں ہوا یعنی اس کی حقیقی ماں اس کو نہیں ملتی یہی دنیاوی ترقی کرنے والے لوگوں کا حال ہوتا ہے.....

چونکہ اصل مقصد انسانی پیدائش کا خدا تعالیٰ کی یاد اور اس کا ذکر ہی ہے۔ جب خدا مل جاتا ہے تو کوئی جلن اور تڑپ نہیں رہتی بلکہ اطمینان ہی رہتا ہے۔ جو لوگ دنیا کی جستجو میں رہتے ہیں اُن کو جس قدر ترقی ملتی ہے ان کی جلن بڑھتی جاتی ہے۔ مگر جو خدا تعالیٰ کی طرف جاتا ہے اور جس قدر اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اتنا ہی اس کے دل میں اطمینان بڑھتا جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نے اپنی ذات کی جستجو کو ہماری زندگی کا اصل مقصد قرار دیا ہے۔ پس جب وہ مقصد پورا ہو جاتا ہے انسان کو اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۴۱۷، ۴۱۶)

الغرض اس آیت کریمہ میں اطمینانِ قلب اور دلی سکون کا ذریعہ ذکرِ الٰہی بیان فرمایا ہے

ذکرِ الٰہی کے طریق:

قرآن کریم نے ذکرِ الٰہی کے کئی طریق بیان فرمائے ہیں مثلاً:۔

● **اوّل:**

"اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝"

(الحجر ع ۱)

کہ ہم نے ہی اس ذکر یعنی قرآن کو اتارا ہے اور ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے۔

گویا اطمینانِ قلب کا ایک بڑا ذریعہ قرآن کریم کی تلاوت اور اس کا ترجمہ سیکھنا اور قرآنی احکامات پر عمل کرنا ہے۔ اسی لئے حضرت اقدس بانیٔ جماعت احمدیہ نے فرمایا:۔

(ا) "میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحبِ کرامات بنا دیتا ہے۔"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶۱)

اور فرمایا:۔

(ب) "جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

● **دوم:**

دوسرے ذکر سے مراد نمازوں کی پابندی بھی ہے جیسے سورۃ جمعہ میں فرمایا:۔

"اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ"

کہ جب تم کو نماز جمعہ کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر (یعنی نماز کے لئے) کوشش کر کے جایا کرو۔

پس نماز باجماعت اور نماز جمعہ کی پابندی موجبِ اطمینانِ قلب ہے کیونکہ نماز کے بے شمار فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے:۔

اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

(سورۃ العنکبوت: ۵)

یعنی نماز کو سب شرائط کے ساتھ ادا کرو یقیناً نماز سب بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔

"وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ"

یعنی نماز کی پابندی یقیناً بہت بڑی نیکی ہے اور حضورِ قلب سے نماز کی ادائیگی بدیوں سے روکنے والی اور نیکیوں میں آگے بڑھانے والی ہے جس کے نتیجہ میں دیدارِ الٰہی نصیب ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔

"اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ"

(بخاری کتاب الایمان)

کہ تم ایسے عبادت کرو گویا تم خدا کو دیکھ رہے ہو۔

پس اطمینانِ قلب اور قربِ الٰہی کے حصول کا نماز بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اسی لئے حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے اپنی عزیز جماعت کو یہ تاکید فرمائی کہ:۔

"اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۴)

بلکہ یہاں تک فرمایا کہ:۔

"جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۷)

● **سوم:**

ذکر سے مراد ذکرِ الٰہی بھی ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

"اَلَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ"

(آلِ عمران ع ۲۰)

کہ دانا اور عقلمند لوگ وہ ہیں جو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ "حزب اللہ" یعنی الٰہی جماعتوں کے افراد ہر وقت "دست باکار و دل بایار" کے مطابق ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔ اور ذکرِ الٰہی اطمینانِ قلب کا اس لئے بھی ذریعہ ہے کہ ایسا شخص دل میں پیدا ہونے والے وساوس اور بُرے خیالات سے محفوظ رہتا اور عبادت میں مشغول سمجھا جاتا ہے اور اس کے دل میں خدا کی محبت ترقی کرتی جاتی ہے۔ ذکرِ الٰہی کا ایک بڑا فائدہ خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا:۔

"فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ"

(البقرہ: ع ۱۸)

کہ تم مجھے یاد کرو تو میں تم کو یاد کرتا رہوں گا یعنی خدا کو یاد رکھنے والے لوگ اُس کے فضلوں اور رحمتوں کے ایسے مورد بن جاتے ہیں کہ وہ نہ صرف رؤیا کشوف اور الہام کی نعمت سے مشرف ہو جاتے ہیں بلکہ مستجاب الدعوات بھی بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ فرماتے ہیں کہ:۔

"قرآن شریف کی معجزانہ تاثیرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی کامل پیروی کرنے والے درجۂ قبولیت پاتے ہیں اور ان کی دعائیں قبول ہو کر خدا تعالیٰ اپنی کلام لذیذ اور پُر رُعب کے ذریعہ سے ان کو اطلاع دیتا ہے اور خاص طور پر دشمنوں کے مقابل پر ان کی مدد کرتا ہے اور تائید کے طور پر اپنے غیب خاص پر ان کو مطلع فرماتا ہے۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۲۵۹)

اور اس میں کیا شبہ ہے کہ جو خدا کے محبوب بن جائیں۔ دنیاوی مصائب و آفات اور ابتلاء بھی ان کو بے اطمینانی میں مبتلا نہیں کر سکتے بلکہ وہ مصائب میں اور زیادہ خدا کو یاد کرتے اور اُس کی طرف جھک کر دعائیں کرتے ہیں۔

پس الٰہی جماعتوں کو ان کے غیر کے مقابلے میں خدا کی طرف سے ایک عظیم الشان امتیاز یہ حاصل ہوتا ہے کہ قربِ الٰہی کے حصول کی وجہ سے (باقی صفحہ ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلام امام

ان دلوں کو خود بدل دے اے مرے قادر خدا
تُو تو ربّ العالمیں ہے اور جہاں کا شہریار
تیرے آگے محو یا اثبات ناممکن نہیں
جوڑنا یا توڑنا یہ کام تیرے اختیار
ٹوٹے کاموں کو بنا دے جب نگاہِ فضل ہو
پھر بنا کر توڑ دے اک دم میں کر دے تار تار
تو ہی بگڑی کو بناوے۔ توڑ دے جب بن چکا
تیرے بھیدوں کو نہ پاوے سو کرے کوئی بچار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۰۸۔ طبع اوّل ۱۹۰۸ء)

هَدَاكَ اللّٰهُ هَلْ تَرْضِى الْعَوَامَا
لِكَىْ تَسْتَجْلِبَنْ مِنْهُمْ حُطَامَا

ترجمہ: اللہ تجھے ہدایت دے کیا تو عوام کو خوش کرنا چاہتا ہے؟ تاکہ تو ان سے دنیوی اور مادی سامان حاصل کرے۔

وَهَلْ فِىْ مِلَّةِ الْاِسْلَامِ اَثَرٌ
مِنَ الْكَلِمِ الَّتِىْ تُبْرِىْ خِصَامَا

ترجمہ:۔ کیا ملتِ اسلامیہ میں کوئی ایسی روایت موجود ہے جو جھگڑالو لوگوں کو بری قرار دے۔

اَعِنْدَكَ حُجَّةٌ اِجْمَاعُ قَوْمٍ
اَضَاعُوا الْحَقَّ جَهْلًا وَاهْتِضَامَا

ترجمہ: کیا تیرے پاس صرف اس قوم کے اجماع کی دلیل ہے جس نے اپنی بے علمی اور ظلم سے حق کو ضائع کر دیا ہے۔

وَمِثْلُكَ اُمَّةٌ قَتَلَتْ حُسَيْنًا
اِذَا وَجَدَتْ كَمُنْفَرِدٍ اِمَامًا

ترجمہ:۔ اور تجھ جیسے لوگوں نے ہی حضرت حسین رضؓ کو بحیثیت امام تقریباً اکیلا پا کر قتل کر دیا تھا۔

(اتمام الحجۃ صفحہ ۱۴ طبع اول جون ۱۸۹۴ء)

از طعنِ دشمناں خبرے چوں شود مرا
کاندر خیالِ دوست بخوابِ خوش اندرم

ترجمہ:۔ دشمنوں کے طعن کا مجھ پر کیا اثر ہو سکتا ہے۔ میں تو دوست کے تصور میں مدہوش ہوں

من رخت بردہ ام بعماراتِ یارِ خویش
دیگر خبر مپرس ازیں تیرہ کشورم

ترجمہ:۔ میں نے اپنے دوست کے گھر میں ڈیرہ ڈال دیا ہے۔ پس تو اس اندھیرے جہاں کے متعلق مجھ سے کچھ نہ پوچھ۔

عشقش بتار و پودِ دلِ من دروں شد است
مہرش شد است در رہِ دیں مہرِ انورم

ترجمہ:۔ اس کا عشق میرے دل کے رگ و ریشہ میں داخل ہو گیا ہے اور اس کی محبت راہِ دین میں میرے لئے چمکتا ہوا سورج بن گئی ہے

من در حریمِ قدس چراغِ صداقتم
دستش محافظ است ز ہر بادِ صرصرم

ترجمہ:۔ میں درگاہِ قدس میں صداقت کا چراغ ہوں۔ اُسی کا ہاتھ ہر تیز ہوا سے میری حفاظت کرنے والا ہے۔

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۶۶۔ ۱۷۶ طبع اول ۱۸۹۱ء)

قرارداد تعزیت

لوکل انجمن احمدیہ قادیان نے اپنے ایک اجلاس میں حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ کی وفات پر مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی۔

ربوہ سے آنے والے افراد سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب مرحوم کی بیگم صاحبہ حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ ربوہ میں ۱۵ جون ۱۹۸۴ء کی رات ۹ بج کر ۵ منٹ پر بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

ان کی وفات کی اطلاع قادیان میں دیر سے موصول ہوئی ہے۔ ان کی وفات سے سب درویشان و احباب جماعت قادیان کو بہت صدمہ ہوا ہے۔ صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب مرحوم حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ کے پوتے تھے اور حضور کو بہت عزیز تھے۔ صاحبزادہ صاحب ناظر اعلیٰ کے منصب پر فائز رہے اور ناظر خدمت درویشان کی خدمات انجام دیں۔

حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب کی بیٹی اور حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہٗ کی بھتیجی تھیں۔ حضرت ممدوحہ اپنے بزرگ والدین کی بہتر تربیت کی وجہ سے سلسلہ کے کاموں کو احسن طور پر سرانجام دینے کی قابلیت کی مالک تھیں۔ دینی معلومات رکھتی تھیں۔ غریب پرور تھیں۔ خواتین سے خوش اخلاقی سے ملتیں اور سب کی دلجوئی کا خیال رکھتی تھیں۔ قادیان سے خواتین دنیے جو ربوہ جاتے تھے اُن سے مشفقانہ سلوک کرتیں ان کی دلداری فرماتیں اور بڑی محبت اور توجہ سے ان کے حالات سنتیں۔ ان کے بھائی محترم میر داؤد احمد صاحب مرحوم سابق ناظر خدمت درویشان بھی بڑے اوصاف کے مالک تھے۔ حضرت ممدوحہ کے فرزند صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایم۔ اے ناظر خدمت درویشان کے عہدہ پر فائز ہیں اور بڑی ذمہ داری سے خدمت بجا لا رہے ہیں۔ ان کی خدمت میں درویشان قادیان کی طرف سے اس صدمہ جانکاہ پر تعزیت کی جاتی ہے۔ گہرے تعلقات کی وجہ سے ہم سب کے لئے بھی یہ صدمہ بہت بھاری ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت ممدوحہ کی مغفرت فرمائے اور جنت میں بلند درجہ عطا کرے اور ان کی اولاد اور جملہ خاندان کو صبر جمیل عطا کرے اور سب کو اپنے بزرگ والدین کی فضیلتوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

(لوکل انجمن احمدیہ قادیان)

اطفال بھائیو!

قدسِ ثانیہ کے دوسرے مظہر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:۔

"جب رات اور دن ہم میں سے ہر شخص اس طرف متوجہ نہ ہو کہ ہمارا ہر فرد خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا، بچہ ہو یا جوان۔ نماز باقاعدگی کے ساتھ ادا کرے اور کوئی ایک نماز بھی نہ چھوڑے۔ اس وقت تک ہم کبھی بھی اپنے اندر جماعتی روحانیت قائم نہیں رکھ سکتے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہو سکتے ہیں۔"

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولیتِ دعا کا روح پرور نظارہ اور دشمنانِ حق کا عبرتناک انجام

پیش کش: شیخ مختار احمد صاحب رامہ مرحوم

محبوبِ خدا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے کچھ عرصہ قبل شدید القویٰ خدا نے ایک ایسا واقعہ ظاہر کیا کہ عرب کے لوگ بے ساختہ پکار اُٹھے کہ خانہ کعبہ کو خدا ہی نے بچایا ہے اس واقعہ کی اطلاع سورہ فیل نازل فرما کر خدا تعالےٰ نے اپنے محبوب کو دی۔ یہ واقعہ کچھ اس طرح ہے :-

یمن کا ایک عیسائی گورنر ابرہہ خانہ کعبہ سے سخت دشمنی رکھتا تھا۔ اس نے سوچا کہ کعبہ کو مسمار کر کے اس کی عظمت کو ختم کر دے اور یمن میں تیار کردہ معبد کا لوگ حج کیا کریں۔ وہ ہزاروں کی تعداد میں فوج لے کر جس میں ہاتھی بھی تھے مکہ کے قریب پہنچ گیا اور شہر کے سامنے فوجیں ڈال دیں۔ اہل مکہ بہت گھبرائے انہوں نے عبدالمطلب کو وفد کے ساتھ ابرہہ کے پاس بھیجا۔ ابرہہ نے اپنے ترجمان سے کہا "اس شخص سے پوچھو کیا کہتا ہے" عبدالمطلب نے کہا " تمہارے سپاہی میرے اونٹ لے آئے ہیں۔ وہ واپس کئے جائیں۔" ابرہہ نے کہا " تم عجیب آدمی ہو میں کعبہ کو مسمار کرنے آیا ہوں اور تمہیں اپنے اونٹوں کی فکر ہے۔" اس پر عبدالمطلب نے کہا " انا رب الابل وللبیت رب یمنعہ " اونٹوں کا مالک میں ہوں مجھے ان کی فکر ہے۔ کعبہ کا مالک خود اس کی حفاظت کرے گا۔ اونٹ " ابرہہ نے واپس کر دیئے مگر اس نے غصہ میں کہا " اچھا میں دیکھوں گا اس گھر کا مالک مجھے کس طرح روکتا ہے۔" یہ جواب سن کر عبدالمطلب واپس آ گئے اور باہم مشورہ کے بعد سب لوگ پہاڑ پر چلے گئے۔ تب عبدالمطلب نے دعا کی

لَاھُمَّ اِنَّ الْعَبْدَ یَمْنَعُ رَحْلَہٗ فَامْنَعْ حِلَالَکَ لَا یَغْلِبَنَّ صَلِیْبُھُمْ وَمِحَالُھُمْ غَدْوًا مِحَالَکَ

"یعنی اے اللہ! جب بندے کے گھر کو کوئی لوٹنے آتا ہے تو وہ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور وہ کسی کو اپنا گھر لوٹنے نہیں دیتا۔ پس اے میرے اللہ تو بھی اپنے اس گھر کی حفاظت کر جس میں لوگ تیری عبادت کے لئے جمع ہوتے ہیں اور اسے دشمن کے حملے سے بچا اے میرے رب! کل ابرہہ اپنی صلیبیں اور لشکر لے کر اور تمام تدبیروں اور جلال کے ساتھ خانہ کعبہ کو گرانے کے لئے آئے گا۔ اے خدا اُن کی صلیبیں اور فوجیں اور قوتیں تیری قدرتوں، تیری تدبیروں اور طاقتوں پر کل غالب نہ آنے پائیں۔"

دوسرے دن ابرہہ نے لشکر کو تیار کیا اور پہلے ہاتھی نکالنے کا حکم دیا۔ لیکن جب سب سے بڑا ہاتھیوں کا سردار محمود نامی کو مکہ کی طرف ہانکا گیا تو الٰہی تصرف سے ہاتھی بیٹھ گیا اسے نیزے مارے گئے۔ کانٹے اس کے چہرے اور پیٹ میں چبھوئے گئے تو وہ گھبرا کر کعبہ کی طرف رُخ کرنے کی بجائے دوسری طرف چل پڑا۔ تب سارا لشکر گھبرا گیا۔ جب سردار ہاتھی باغی ہو گیا تو دوسرے ہاتھی بھی اس کے نقش قدم پر چل پڑے۔ آخر فیصلہ کیا گیا کہ آج نہیں کل خانہ کعبہ پر حملہ کیا جائے گا۔

جب ابرہہ کا لشکر رُک گیا تو پھر الٰہی تصرف کے تحت اس کی فوجوں کے اوپر سے ایسے پرندوں کے غول گزرے جن کے پنجوں میں ایسی زہر آلود مٹی کے ریزے لگے ہوئے تھے جو فوج پر گرے تو وہ چیچک جیسی مہلک مرض میں مبتلا ہو گئے اور خاص طور پر ابرہہ کو ایسی بیماری ہوئی جس سے گوشت ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گرنے لگا وہ بھاگ کر یمن پہنچا اور عبرت ناک موت کا شکار ہوا۔ یہ تھا خدا کے گھر کو مسمار کرنے کا ارادہ کرنے والے تثلیث کے پجاری کا انجام۔ یہ تھا دعا کی قبولیت کا نظارہ۔ یہ تھی شدید القویٰ خدا کی ایک ہلکی سی تجلی۔ یہ تمہید تھی اس مضمون کی جو خدا تعالےٰ نے سرکار دو کائنات کو سمجھانا تھا۔

محبوب خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اعلان کیا کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث کیا گیا ہوں۔ بتوں کے مقابل جب ایک خدا کا تصور پیش کیا تو کفار کی طرف سے اذیتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جب مظالم کی انتہا ہو چکی تو خدا تعالےٰ نے آپ کو جب دفاعی جنگ کی اجازت دی تو ساتھ یہ بھی بتا دیا۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ یُذْکَرُ فِیْھَا اسْمُ اللّٰہِ کَثِیْرًا۔

یعنی اگر اللہ تعالےٰ نہ روکے (دفاعی جنگ کی اجازت دے کر) ایک قوم کو دوسری قوم کے خلاف تو یقیناً راہبوں کے صومعے اور عیسائیوں کے گرجے اور یہود کے معبد اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں کثرت کے ساتھ خدا کا نام لیا جاتا ہے ایک دوسرے کے ہاتھ سے تباہ و برباد کر دی جاویں۔ ساتھ ہی فرما دیا اس پر عمل کرنے سے وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰہُ مَنْ یَّنْصُرُہٗ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ۔ اللہ تعالےٰ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے اور بیشک اللہ تعالےٰ قوی اور غالب ہے۔ یہ بات یہاں ختم نہیں ہو جاتی۔ خدا تعالےٰ نے آپ کی اُمت کو حکم دیا کہ اس گھر سے جس میں میری عبادت کی جاتی ہے نماز پڑھنے والوں کو نہ روکنا ورنہ تم ظالم کہلاؤ گے اور پھر وَسَعٰی فِیْ خَرَابِھَا ان کی ویرانی کے درپے بھی نہ ہونا۔ ورنہ تمہارا انجام کیا ہو گا۔ لَھُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّلَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔ ان کے لئے دنیا میں (بھی) رسوائی ہے اور آخرت میں (بھی) اُن کے لئے بڑا عذاب مقدر ہے۔

مقدس وجود جو رحمت بن کر آیا عالمین کے لئے اپنی زندگی میں فوج کو کسی مہم پر بھیجتا تو خدا تعالےٰ کے حکم کی اطاعت میں نصیحت فرماتا کہ عبادت گاہوں کو نقصان نہیں پہنچانا روایت آتی ہے کہ آپ نے یہاں تک فرمایا کہ جو عبادت گاہوں کو نقصان پہنچاتا ہے اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ کس قدر فکر کا مقام ہے کہ اگر خدا تعالےٰ کا محبوب کسی سے اپنا تعلق توڑ لے وہ تو خدا تعالےٰ کی درگاہ سے راندہ گیا وہ تو ان لوگوں میں شامل ہو گا جنہیں قرآن مجید کی اصطلاح میں سرکش یعنی شیاطین کہا گیا ہے۔ خدا تعالےٰ تو اپنے اس محبوب کو فرماتا ہے کہ اعلان کر دو اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ یعنی اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو (اس صورت میں) وہ بھی تم سے محبت کرے گا۔ ایسا پیارا وجود جس کی اتباع سے خدا تعالےٰ کی محبت ملتی ہے اگر اس سے تعلق ہی ختم ہو گیا تو انسان کا باقی کیا رہا۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی خلفائے راشدین نے سنت نبویؐ کی پیروی میں مذہبی رواداری کا ایک کامل نمونہ قائم کیا چنانچہ حضرت ابوبکرؓ کے متعلق روایت آتی ہے کہ وہ جب کوئی اسلامی فوج روانہ فرماتے تھے تو اس کے امیر کو خاص طور پر یہ ہدایت فرماتے تھے کہ غیر مسلم اقوام کی عبادت گاہوں اور ان کے مذہبی بزرگوں کا پورا پورا احترام کیا جاوے۔"

(سیرت خاتم النبیین حصہ دوم)

حضرت عمرؓ کے زمانے میں جب مسلمانوں نے بیت المقدس پر قبضہ کر لیا تو عیسائیوں کی درخواست پر کہ ہمارے درمیان صلح کا معاہدہ مسلمانوں کا خلیفہ خود آ کر لکھے۔ حضرت عمرؓ تشریف لے گئے اور جابیہ کے مقام پر یہ معاہدہ ان الفاظ میں لکھا گیا۔

" یہ وہ امان ہے جو خدا کے غلام امیر المومنین عمر نے ایلیا کے لوگوں کو دی یہ امان ان کی جان، مال، گرجا، صلیب، تندرست، بیمار اور ان کے گرجاؤں میں سکونت کی جائے گی نہ انہیں مسمار کیا جائے گا نہ ان کے احاطہ کو کوئی نقصان پہنچایا جائے گا۔"..... الخ

(عیسائیوں اور مسلمانوں میں کشمکش کی تاریخ صفحہ ۳۰)

خدا تعالےٰ ہر مذہب و ملت کے لوگوں کو آگاہ فرماتا ہے کہ عبادت گاہ خواہ کوئی بھی ہو کسی بھی مذہب یا فرقہ کی عیسائیوں کی ہندوؤں کی، بدھ مت کی یا مسلمانوں کی کسی کو نقصان نہیں پہنچانا۔ کسی کو مسمار نہیں کرنا ان جگہوں میں میرا نام لیا جاتا ہے خواہ کسی رنگ میں لیا جاتا ہو۔

اصحاب فیل کے واقعہ سے ہمیں دو باتوں کا سبق ملتا ہے ایک۔ خدا تعالےٰ کے گھر جس میں اس کا نام لیا جاتا ہے کو نقصان پہنچانے والوں کا انجام تباہی و بربادی ہے دوسرے اگر دردِ دل کے ساتھ خدا کو پکارا جائے اور اسے اس کا واسطہ دیا جائے تو وہ ضرور اس پکار کو سنتا ہے اور دعا قبول کرتا ہے کوئی ایسا کام جو بظاہر ناممکن ہے ممکن ہو جاتا ہے دعا کے ہتھیار سے مہلک سے مہلک ہتھیار بھی بے حیثیت ہو جایا کرتے ہیں۔ ہر نبی اور رسول آغاز میں باوجود اکیلا ہونے کے دعا ہی کے ہتھیار سے دلوں کو فتح کرتا ہے دعا ہی کے نتیجہ میں نمرود اور فرعون جیسے حاکم اس احکم الحاکمین کے ایک اشارے سے دوزخ کا ایندھن بنے۔

؎ جس بات کو کہے کہ کروں گا میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

(باقی صفحہ ۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمازِ جمعہ کی فرضیت

حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا نمازِ جمعہ کی اہمیت کے متعلق ایمان افروز واقعہ

مکرم مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر، ربوہ

(۱)

دین حق میں روزانہ پانچ نمازیں فرض ہیں۔ ہفتہ میں ایک دن ظہر کی نماز کی جگہ جمعہ کی نماز پڑھی جاتی ہے۔ جمعہ کی نماز خطبہ اور دو فرضوں پر مشتمل ہے۔ جمعہ کی نماز کا مقصد یہ ہے کہ امام جمعہ کی نماز سے پہلے خطبہ دے اس خطبہ میں وقت کے حالات اور اس کے تقاضوں کے مطابق لوگوں کو تلقین کی جایا کرے تا فرزندانِ توحید میں باہمی اتحاد و یگانگت اور محبت پیدا ہو اور انہیں احکام قرآن اور ارشادات رسولؐ کی اتباع کی طرف توجہ دلا کر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی پُرشوکت انداز میں تلقین کی جائے۔ اصلاحِ معاشرہ کے لئے ضروری ہے کہ ایک شہر کے تمام باشندے ایک جگہ جمع ہو کر امام کے مواعظ سے مستفید ہوں۔ گویا جمعہ اپنے تواتر اور تسلسل کے لحاظ سے ہفتہ میں ایک دن ایسی اجتماعی عبادت کے لئے آتا ہے جس میں لوگ ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں اور امام کے ارشادات کو توجہ اور غور سے سنتے ہیں۔ قرآن کریم میں ایک سورۃ "سورۃ الجمعہ" کے نام سے موسوم ہے جس میں نمازِ جمعہ کی تلقین ان الفاظ میں کی گئی ہے:-

"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○"

(الجمعۃ : ۱۰)

اے مومنو! جب تم کو جمعہ کے دن نمازِ جمعہ کے لئے بُلایا جائے تو اللہ کے ذکر کے لئے جلدی جلدی جایا کرو اور خرید و فروخت کو چھوڑ دیا کرو اگر تم کچھ بھی علم رکھتے ہو تو یہ تمہارے لئے اچھی بات ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ پہنچتے ہی جمعہ کے روز بنو سالم بن عوف کے محلہ میں قیام فرمایا اور صحابہ کرامؓ کے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا اور جمعہ کی نماز ادا فرمائی۔ اور توحید کے مضمون پر خطاب فرمایا اور تعلق باللہ کی تلقین کی اور اس کے بعد جمعہ کی نماز کا طریق امتِ محمدیہ میں جاری و ساری ہو گیا۔

(۲)

دینی ترقی اور عروج کا تعلق بہت حد تک جمعہ کے دن سے ہے اور جمعہ عید کے دن کی حیثیت رکھتا ہے اور یہ بہت ہی ایمان افروز منظر ہوتا ہے جب فرزندانِ توحید جمعہ کے دن غسل کر کے صاف۔ اجلے کپڑے پہن کر جوق در جوق شہر کے مختلف اطراف سے آ کر ایک جگہ جمع ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں اور امام کے خطبہ سے علمی، فکری اور اجتماعی استفادہ کرتے ہیں۔

اسی طرح جمعہ دین کی شوکت کے اظہار کا دن ہے۔ نمازِ جمعہ کی ادائیگی ایک ایسا فریضہ ہے جس کے متعلق تاکیدی انداز میں قرآنی حکم یہ ہے فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ کہ جملہ مشاغل چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے جلد پہنچنے کی کوشش کرو۔ لفظ بیع میں تمام وہ امور شامل ہیں جو جمعہ کی ادائیگی میں روک بن سکتے ہیں۔ ان تمام امور کو ترک کرنا ضروری ہے اور فرمایا کہ نمازِ جمعہ میں حاضری تمہارے لئے خیر و برکت کا باعث ہے۔ اس مبارک اجتماع میں جہاں عبادت اور ذکرِ الٰہی کے مواقع میسر آتے ہیں وہاں باہمی تعلقات۔ محبت اور ملاقاتِ احباب کا موقع بھی مل جاتا ہے اور ایک دوسرے سے احوال و کوائف کا علم ہو جاتا ہے۔ اس دن کا نام "جمعہ" رکھنے میں بھی عظیم حکمت ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل زمانہ جاہلیت میں اس دن کا نام "یوم العروبۃ" تھا مگر دینِ حق نے اس دن کا نام "یوم الجمعۃ" رکھا۔ "یوم العروبۃ" میں علاقائی قومیت کا معنی پایا جاتا ہے۔ جبکہ لفظ جمعہ تین معانی پر مشتمل ہے:-

(ا) یوم الجمعہ۔ یوم الاجتماع۔ اس دن اجتماعِ عظیم ہوتا ہے۔

(ب) الجمعۃ۔ یوم الالفۃ۔ یہ دن باہمی محبت اور الفت کا ہے۔

(ج) الجمعۃ۔ قبضۃ من الید۔ جمعہ قوت، اتفاق اور اتحاد کا دن ہے۔

چنانچہ جمعہ کا مقصد ہی ان تین معانی میں پنہاں ہے اور اس کے لئے غیر معمولی اہتمام کرنا فرض عین ہے کیونکہ جمعہ فرض عین ہے۔ اور اس کی فرضیت قرآن، سنتِ رسولؐ اور اجماع سے ثابت ہے۔

احادیث میں نمازِ جمعہ کی فرضیت کے متعلق واضح حکم موجود ہے۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"لَیَنْتَھِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَّدْعِھِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَیَخْتِمَنَّ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ ثُمَّ لَیَکُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِیْنَ۔"

(مسلم کتاب الجمعۃ)

جو لوگ جمعہ کی نماز ترک کرتے ہیں وہ اس سے ضرور باز آ جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا۔ اور وہ غافل ہو جائیں گے۔

"مَنْ تَرَکَ الْجُمُعَۃَ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ فَلْیَتَصَدَّقْ بِدِیْنَارٍ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَبِنِصْفِ دِیْنَارٍ"

(ابوداؤد و النسائی)

جو شخص جمعہ کی نماز بغیر کسی عذر کے چھوڑتا ہے اسے ایک دینار صدقہ ادا کرنا چاہیئے اگر دینار کی ادائیگی کی استطاعت نہ ہو تو آدھا دینار صدقہ ادا کرے۔

جو لوگ جمعہ کے دن گھر میں آرام کرتے ہیں۔ یا سیر و تفریح اور شکار کے لئے باہر چلے جاتے ہیں اور نتیجتاً جمعہ کی نماز سے غفلت کرتے ہیں ان کے لئے یہ ارشادِ نبویؐ زجر و توبیخ کی حیثیت رکھتا ہے۔ صدقہ کی ادائیگی کا مقصد ہی یہ ہے کہ ایسا شخص اپنی اصلاح کرے۔ اور اپنے نفس پر جرمانہ کرے۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ کی سیرت میں یہ واقعہ مذکور ہے کہ امام صاحب کو بادشاہِ وقت نے حسّاد علماء کے ورغلانے پر قید کر دیا اور ان کو ہتھکڑیاں اور بیڑیاں پہنا دی گئیں۔ نمازِ جمعہ کی پکار جب وہ سنتے تو وہ ہتھکڑی اور بیڑیوں سے نکلنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارتے اور اپنے آپ کو ان سے آزاد کرنے کی کوشش میں زخمی ہو جاتے اور کلائیوں سے خون رسنے لگتا تھا۔ جب یہ زخم بھرنے لگتے تو پھر جمعہ کا دن آ جاتا تھا اور وہ از سرِ نو اپنے آپ کو زخمی کر لیتے تھے۔ ان کے مریدوں نے عرض کی کہ حضرت آپ بخوبی جانتے ہیں اور صورتِ حال آپ کے سامنے ہے کہ آپ نمازِ جمعہ کے لئے نہیں جا سکتے۔ تو پھر اپنے آپ کو یہ تکلیف دینے سے کیا فائدہ۔ اس پر آپ نے سورۃ جمعہ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ:-

"میں تو نمازِ جمعہ کے لئے سعی کرتا ہوں۔ جس کا اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ اگر نماز نہیں ملتی تو کیا سعی بھی نہ کروں۔"

الغرض نمازِ جمعہ کی ادائیگی فرضِ عین ہے اور اس میں غفلت کرنا ارشادِ ربانی کو نظر انداز کرنا ہے۔

درخواستہائے دعا

- مکرم فہیم احمد خادم متعلم جامعہ احمدیہ عرصہ دو ماہ سے آنکھوں کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔

(نصیر احمد انجم - جامعہ احمدیہ ربوہ)

- میرے والد مکرم متقی محمد حسین صاحب بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں

(امۃ العزیز فرحت - ڈارک روڈ کراچی)

- مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ کے برادر اصغر مکرم رفیق احمد صاحب عرصہ پانچ سال سے بعارضہ جگر بیمار چلے آ رہے ہیں (داؤد احمد جاوید دارالعلوم جنوبی ربوہ)

- مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب منیجر فضل عمر فارم ناصر آباد سندھ کا مثانہ کا آپریشن حیدر آباد میں ہوا ابھی تک ہسپتال میں ہیں۔

(ضیاء الرحمان - وقفِ جدید ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

کے لئے درخواستوں کے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم محمد ابراہیم قریشی صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

(طارق ندیم قریشی - رحیم یار خان)

میرے بہت ہی پیارے دادا جان جو کہ جماعت احمدیہ سیالکوٹ اور رحیم یار خاں کے ایک مخلص اور خادم سلسلہ بزرگ تھے۔ ۱۸ جون ۱۹۸۴ء کو ہم سے جدا ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

یقین نہیں آتا کہ کل جو شخص ہم سے پیار بھری باتیں کر رہا تھا، ہمارے لیے دعائیں کر رہا تھا ایک دم ہم سے بچھڑ گیا۔

میرے دادا مرحوم کا اسم گرامی محمد ابراہیم قریشی تھا آپ ۱۸۹۶ء میں سیالکوٹ کے قریب ایک قصبہ لنڈی کوٹلی میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت محمد عبداللہ قریشی کے بیٹے اور حضرت نور حسن صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔ محمد عبداللہ صاحب اور حضرت نور حسن صاحب ان بزرگوں میں شامل ہیں کہ جنہوں نے خود اپنی آنکھوں سے حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ کو دیکھا اور آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کی سعادت پائی۔

۱۹۰۴ء - ۱۹۰۵ء میں جب حضرت اقدس سیالکوٹ تشریف لائے اس وقت آپکی عمر نو سال کے قریب تھی۔

دادا جان مرحوم دینی و دنیاوی لحاظ سے احمدیت کا ایک چلتا پھرتا حقیقی نمونہ تھے۔ انہوں نے ہمیشہ "دین کو دنیا پر مقدم رکھا"۔ آپ جماعت احمدیہ کے لیے حقیقی خلوص، جذبہ اور جوش رکھتے تھے اور اکثر ہمیں اپنے پاس بلاتے اور جماعت احمدیہ کے بزرگوں کے واقعات جماعت احمدیہ کی تحریکات اور عظیم الشان کامیابیوں کا ذکر کرتے۔ اور آخر میں پر زور الفاظ میں قدرتِ ثانیہ کے ساتھ مضبوطی سے وابستہ رہنے کی تلقین فرماتے۔ دادا جان مطالعہ کے ازحد شوقین تھے الفضل اور دیگر جماعتی رسائل زیر مطالعہ رہتے خاص طور پر الفضل کے ایک ایک لفظ کو دو دو مرتبہ پڑھتے اور جب تک اخبار ختم نہ کر لیتے چین نہ لیتے تھے۔

مرحوم نمازوں میں بڑی پابندی دکھاتے تھے۔ آخری عمر میں بھی جبتک صحت نے وفا کی آپ نماز پڑھتے رہے۔ جمعہ کی نماز تو بڑے اہتمام سے ادا کرتے۔ جمعہ کے روز تمام افراد خانہ کے متعلق باری باری پوچھتے کہ وہ نماز پڑھنے گیا ہے یا نہیں اور پھر ہم سب کی طرف سے تسلی ہو جانے کے بعد اطمینان کا سانس لیتے

مرحوم انتہائی سچے اور کھرے آدمی تھے بناوٹ اور تکلف آپ کی زندگی سے کوسوں دور تھا۔ سچ کے معاملہ میں "مصلحت پسندی" کے شدید مخالف تھے۔ کڑوی سے کڑوی بات کو انتہائی صبر سے سنتے اور برداشت کرتے اور کسی کی پرواہ کیے بغیر سچی بات بڑے احسن طریقے سے کہہ دیتے تھے

مرحوم انتہائی سادہ غذا کھاتے اور سادہ لباس پہنتے تھے۔ مگر صفائی کو ہمیشہ مقدم رکھتے شلوار قمیض آپ کا پسندیدہ لباس تھا سر پر اکثر ٹوپی پہنا کرتے تھے۔ اگر کبھی کوئی بیٹا یا بیٹی کپڑوں کے دو جوڑے لا دیتے تو ناراض ہو جاتے اور فرماتے "یہ فضول خرچی کیوں کرتے ہو جب کہ میرا ایک جوڑے میں گزارہ ہو سکتا ہے تو دوسرا لانے کی کیا ضرورت تھی" یہی حال کھانے کے کے بارے میں بھی تھا۔ طبیعت میں کفایت شعاری اور قناعت پسندی تھی تاہم دادا جان انتہائی فراخ دل بھی تھے گھر والے آپ کو جو بھی رقم وغیرہ دیتے آپ اکثر و بیشتر اسے فضلِ عمر ہسپتال یا صدقہ کے طور پر کسی غریب یا نادار کو دے دیتے۔ ہم سے بھی اکثر کہا کرتے تھے۔ پیسے مت جمع کیا کرو یہ تمام چیزیں فانی ہیں اور آخرت میں خدا کسی کو صرف اس لیے نہیں بخش دے گا کہ وہ انتہائی امیر تھا۔ اور شاہانہ ٹھاٹ باٹھ رکھتا تھا" مرحوم تمام بچوں سے انتہائی شفقت سے پیش آتے اور نوجوانوں سے ہمیشہ ادب سے بات کرتے ہمیں ہمیشہ جناب یا صاحب کہہ کر مخاطب کرتے مرحوم اس لحاظ سے بھی انتہائی خوش قسمت تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو انتہائی فرمانبردار اور والدین کے لیے درد دل رکھنے والی اولاد سے نوازا جنہوں نے اپنے والد کی خوب خدمت کی

آخری دنوں میں مرحوم کی طبیعت انتہائی خراب ہو گئی تھی۔ عمر کے تقاضے کے پیش نظر آپ خاصے کمزور ہو گئے تھے۔ جسکی وجہ سے آپ کو طبی نقطۂ نظر سے ہسپتال داخل کروانا پڑا۔ ایک ہفتہ تک آپ ہسپتال میں زیر علاج رہے اور آخر کار ۱۸ جون کی شام ۸۸ برس کی عمر میں اس عارضی مسافر خانہ کو چھوڑ کر اپنی اصل منزل کی طرف گامزن ہوئے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے۔ رشید احمد قریشی، مبارک احمد قریشی، ظفر احمد قریشی، محمود احمد قریشی اور سعید احمد قریشی، اور تین بیٹیاں ثریا احمد اہلیہ محترم منظور احمد آف لنڈن زبیدہ اعوان اہلیہ محترم محمد اقبال اعوان اور اہلیہ سعادت جان ابن حکیم نظام جان آف گوجرانوالہ اور اس کے علاوہ بہت سے پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

آخر میں احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہمیں آپ کی جلائی ہوئی احمدیت کی روشنی سے منور ہونے کی توفیق دے۔ نیز ہر جمیل عطا فرمائے آمین ثم آمین

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

نمایاں کامیابی:

ہماری بیٹی عزیزہ امۃ القدوس نزہت فضل عمر گرلز ہائی سکول ربوہ نے اس سال میٹرک کا سرگودھا بورڈ سے امتحان دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پیارے امام کی دعاؤں کو قبول فرمایا۔ چنانچہ عزیزہ نے ۷۱۷/۸۵۰ نمبر لے کر ربوہ کے گرلز سکولوں میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ الحمد للہ!

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ اور آئندہ اس سے بڑھ کر کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے اور عزیزہ کو دین و دنیا کی نعمتوں سے مالامال کرے۔ آمین!

(رضیہ اہلیہ میاں عبدالحی مربی سلسلہ مقیم انڈونیشیا)

گورنمنٹ کالج فیصل آباد میں داخلے

گورنمنٹ کالج فیصل آباد میں ایم اے / ایم ایس سی (اردو۔ اسلامیات - انگریزی - ریاضی - اکنامکس) کے داخلے شروع ہیں۔ درخواستیں سندات اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ کی تصدیق شدہ نقول کے ساتھ ۲۲ جولائی ۱۹۸۴ء تک کالج کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ اصل سندات اور پاسپورٹ سائز کے ۴ فوٹو انٹرویو کے وقت ہمراہ لانے ہوں گے۔

(۱) طلباء و طالبات کے لئے ہوسٹل کی سہولت میسّر نہیں ہے۔
(۲) تھرڈ ڈویژن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات درخواست نہ دیں۔
(۳) داخلہ صرف میرٹ کی بنیاد پر ہوگا۔
(۴) طالبات فوٹو لانے سے مستثنیٰ ہوں گی۔
(۵) انٹرویو درج ذیل پروگرام کے تحت ہوں گے:-

ریاضی - اکنامکس:	۲۴ جولائی	۱۹۸۴ء
اردو - انگلش:	۲۵ "	"
اسلامیات:	۲۶ "	"

(نوید نذیر احمد)

لاہور کالج برائے خواتین میں داخلے

لاہور کالج برائے خواتین لاہور میں ایم اے / ایم ایس سی (انگریزی - اکنامکس، فزکس، سیاسیات، سائیکالوجی - اسلامیات) کے داخلے مقررہ فارموں پر شروع ہیں۔ فارم کالج کے دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ ۲۶ جولائی ۱۹۸۴ء ہے۔ امیدواران اپنی درخواستوں کے ہمراہ کیریکٹر سرٹیفکیٹ اور سند وغیرہ کی مصدقہ نقول لگائیں۔ امیدواروں کا درج ذیل پروگرام کے تحت تحریری ٹیسٹ ہوگا:-

فزکس، اکنامکس - اسلامیات: ۳۰ جولائی ۱۹۸۴ء
سائیکالوجی - سیاسیات - انگلش: ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء

نوید نذیر احمد
کمرہ ۱۲۱ ہوسٹل ۱۱ نیو کیمپس پنجاب یونیورسٹی لاہور

"اطمینانِ قلب" بقیہ صفحہ ۳

مصائب میں بھی ان کو کوئی پریشانی یا بے اطمینانی نہیں ہوتی بلکہ وہ زبانِ حال سے یہی پکارتے رہتے ہیں ؎

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

خدا کرے کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ سب کے سب قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے اور باشرائط نمازوں کے پابند۔ تہجد گزار اور ذکر الٰہی کی حلاوت سے مشرف ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ارشاداتِ عالیہ" (باقی صفحہ اوّل سے آگے)

متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ یہ گویا اس کا وعدہ ہے اور اس کے وعدوں میں تخلّف نہیں ہوتا جیسا کہ فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔ پس جس حال میں تقویٰ کی شرط قبولیتِ دعا کے لئے ایک غیر منفک شرط ہے تو ایک انسان غافل اور بے راہ ہو کر اگر قبولیت دعا چاہے تو کیا وہ احمق اور نادان نہیں ہے۔ لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تا کہ قبولیت دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصّہ لے۔"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۱۰۷ تا ۱۰۹)

— (بقیہ صفحہ ۵) —

حضرت اقدس بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے۔ اور بدشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں۔ جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں جو اُس محبوب کے کسی سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔" (برکات الدعا)

محترمہ بشیرہ صدیقہ بیگم صاحبہ آف لاہور وفات پا گئیں!

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب لاہور سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی ہمشیرہ عزیزہ بشیرہ صدیقہ بیگم صاحبہ زوجہ برادرم مکرم ناصر احمد عباسی صاحب ۱۳/۴ مغلپورہ لاہور نے چار ماہ تک مثانے میں کینسر کی جانکاہ بیماری میں مبتلا رہنے کے بعد ۹ جولائی بروز سوموار شام ۸½ بجے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۰

جماعت احمدیہ مغلپورہ کے احباب نے نماز جنازہ اور تدفین میں شرکت کی۔ نماز جنازہ مغلپورہ میں اور تدفین ۱۰ جولائی صبح ۹½ بجے احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم ڈاکٹر چوہدری غلام اللہ خان صاحب صدر جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور نے دعا کرائی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رحمت اور مغفرت کی چادر میں لپیٹتے ہوئے اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ تمام پسماندگان کو بالخصوص مرحومہ کے بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور انہیں راضی بقضاء رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین!

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں!

راولپنڈی کے احباب متوجہ ہوں!

راولپنڈی کے وہ احباب جو الفضل دفتر سے براہ راست بذریعہ ڈاک منگواتے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ براہ کرم تا اطلاع ثانی اپنے پرچے فرزانہ لائبریری صدر بازار تھی چوک راولپنڈی سے حاصل کریں۔ اس سلسلہ میں اگر کوئی شکایت ہو تو دفتر الفضل سے رابطہ قائم کریں۔

(منیجر الفضل ربوہ)

تقریب رخصتانہ

خاکسار کی بھتیجی عزیزہ کلثوم کی شادی عزیزم وحید احمد ابن مکرم چوہدری سعید احمد صاحب آف چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر کے ساتھ مورخہ ۷ جولائی ۱۹۸۴ء کو عمل میں آئی۔ جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ دینی و دنیاوی ہر دو لحاظ سے اس رشتہ کو بابرکت کرے۔ آمین!

(چوہدری محمد شفیع۔ بھکو بھٹی ضلع میانوالی)

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمد احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

تلاشِ گمشدہ بالی

ایک طلائی بالی اقصیٰ چوک سے گول بازار جاتے ہوئے راستے میں کہیں گر گئی ہے جس صاحب کو ملے اس پتہ پر پہنچا دیں۔ ممنون ہوگا۔

مجید سائیکل ورکس بلڈنگ میڈیکل سٹور نزد اقصیٰ چوک ربوہ

ترقی کی طرف ایک اور قدم

عوام کی سہولت کے پیشِ نظر

ربوہ سے جھنگ اور ربوہ سے ملتان کے لیے

شاہیمار ایرکنڈیشنڈ فلائنگ کوچز کی بکنگ ہمارے آفس میں کی جاتی ہے

المحمود

۴۹۳ برٹش ایرویز انفارمیشن آفس ربوہ

اجابِ مطلع رہیں

خاکسار نے آر ایم صاحب سب تحصیل ربوہ کی عدالت کے احاطہ میں عرائض نویسی اور رجسٹریوں کی تحریر کا کام شروع کیا ہے۔ احباب کرام اور ڈیلر صاحبان خاکسار سے تعاون فرما کر اور خاکسار کو خدمت کا موقعہ دیکر مشکور فرمائیں۔

— خاکسار —

اللہ داد خان علوی۔ کوالیفائیڈ اور لائسنسدار عرائض نویس درجہ اوّل

اطلاعِ عام

ہم نہایت مسرت سے اعلان کرتے ہیں کہ عنقریب ہم اپنی دکان Pick & Pay کالج روڈ سے اقصیٰ روڈ نزد ریلوے پھاٹک ایک بڑے اور کشادہ سٹور میں منتقل کر رہے ہیں جس میں گاہکوں کو ہر قسم کی ورائٹی رعایتی داموں دستیاب ہو سکیں گی۔ انشاء اللہ!

آپ کی خدمت کیلئے ہر وقت مستعد، محمود احمد کھوکھر۔ پک اینڈ پے سٹور۔ ربوہ

fly the British way
We'll take more care of you.

INFORMATION OFFICE
British airways

PHONE : 493
AL-MAHMUD
AQSA ROAD, RABWAH.